AN-NISA

Journal of Islamic Study

VOL.1-NO.1-2026

ISSN-P

ISSN-e

# سورۃ النساء کا تعارف، پس منظر اور بنیادی تعلیمات کا جامع مطالعہ

# A COMPREHENSIVE STUDY OF THE INTRODUCTION, BACKGROUND, AND FUNDAMENTAL TEACHINGS OF SURAH AN-NISA

**Sana Mushtaq**

BS Islamic studiesThe Cosmic Degree College for Women, University of Okara,Okara

## ABSTRACT

*Surah An-Nisa is the fourth chapter of the Holy Qur'an and one of its major Madani Surahs, dealing extensively with individual, family, social, economic, legal, and ethical matters. Although the Surah is named "An-Nisa," meaning "Women," its scope is much broader and encompasses the rights of women, orphans, children, relatives, and other vulnerable members of society. It also addresses marriage, dowry, inheritance, financial responsibilities, justice, testimony, trust, social relationships, obedience to Allah and His Messenger, and the resolution of disputes. The Surah was revealed during the formative period of the Muslim community in Madinah, when Muslims were developing an organized social and political structure and facing various family, economic, and communal challenges. This study aims to provide a comprehensive examination of the introduction, historical background, major themes, and fundamental teachings of Surah An-Nisa. A qualitative, descriptive, and analytical research approach has been adopted for the study. The Holy Qur'an serves as the primary source, while classical and contemporary Tafsir works and relevant Islamic scholarship are used as secondary sources. The study finds that Surah An-Nisa establishes a comprehensive moral and social framework based on justice, accountability, human dignity, family responsibility, protection of vulnerable people, and fair distribution of wealth. Its teachings concerning women's rights, orphan care, inheritance, family relationships, justice, and social responsibility remain highly significant in contemporary Muslim societies. The study concludes that Surah An-Nisa provides enduring principles for building a balanced, just, compassionate, and responsible society in which individual rights are protected and social relationships are governed by divine guidance and ethical accountability.*

## KEYWORDS:

*Surah An-Nisa, Holy Qur'an, Women's Rights, Social Justice, Family System, Inheritance, Orphans, Human Dignity, Islamic Teachings, Qur'anic Guidance, Social Responsibility*

### تعارف

سورۃ النساء قرآنِ مجید کی چوتھی سورت ہے اور مدنی سورتوں میں ایک نمایاں مقام رکھتی ہے۔ یہ سورت اسلامی معاشرت، خاندانی نظام، معاشی معاملات، انسانی حقوق، عدل و انصاف اور اجتماعی ذمہ داریوں کے حوالے سے نہایت جامع رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ اگرچہ اس سورت کا نام "النساء "یعنی "عورتیں "ہے، لیکن اس کے مضامین صرف عورتوں کے مسائل تک محدود نہیں ہیں۔ اس میں یتیموں، بچوں، والدین، رشتہ داروں، میاں بیوی، معاشرے کے کمزور افراد اور اجتماعی نظم سے متعلق بھی متعدد اہم احکام بیان کیے گئے ہیں۔ سورۃ النساء کا بنیادی مقصد ایک ایسے معاشرے کی تشکیل میں رہنمائی فراہم کرنا ہے جس میں انسان اللہ تعالیٰ کی جواب دہی کو سامنے رکھتے ہوئے دوسروں کے حقوق ادا کرے، ظلم سے بچے اور عدل و انصاف کو قائم کرے۔ اس اعتبار سے یہ سورت اسلامی معاشرتی نظام کو سمجھنے کے لیے ایک بنیادی اور اہم قرآنی ماخذ ہے۔ سورۃ النساء کے نزول کا تعلق مدینہ منورہ میں تشکیل پانے والے اسلامی معاشرے سے ہے۔ مکی دور میں قرآنِ مجید کی تعلیمات کا بڑا حصہ توحید، رسالت، آخرت، ایمان، اخلاق اور سابقہ اقوام کے واقعات سے متعلق تھا، جبکہ مدینہ منورہ میں مسلمانوں کو ایک منظم معاشرتی زندگی کا سامنا تھا۔ ہجرت کے بعد مسلمانوں نے ایک نئی اجتماعی زندگی شروع کی جس میں خاندان، نکاح، وراثت، یتیموں کی کفالت، جنگوں کے اثرات، معاشی معاملات، مختلف قبائل کے تعلقات اور اجتماعی نظم جیسے مسائل سامنے آئے۔ ان حالات میں قرآنِ مجید نے مسلمانوں کو ایک ایسا اخلاقی اور قانونی فریم ورک فراہم کیا جو ان کی اجتماعی زندگی کو منظم کر سکے۔ سورۃ النساء اسی معاشرتی اصلاح اور تنظیم کے سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ سورت کے آغاز میں انسانی وحدت اور تقویٰ کو بنیادی حیثیت دی گئی ہے۔ انسان کو اس کے رب کی یاد دہانی

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

کرائی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ انسانوں کی اصل ایک ہے۔ یہ تصور اسلامی معاشرت کے لیے بنیادی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اس کے ذریعے انسانی مساوات، باہمی احترام اور ذمہ داری کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ جب انسان یہ سمجھتا ہے کہ تمام انسان ایک ہی انسانی اصل سے تعلق رکھتے ہیں اور سب اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہیں تو معاشرتی ظلم، استحصال، تکبر اور ناانصافی کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ اس طرح سورت کے آغاز ہی میں ایک ایسے اخلاقی معاشرے کی بنیاد رکھی جاتی ہے جس میں انسان دوسروں کے ساتھ ذمہ داری اور احترام سے پیش آتا ہے۔ سورۃ النساء کا ایک اہم موضوع یتیموں کے حقوق اور ان کے مال کی حفاظت ہے۔ قدیم عرب معاشرے میں یتیم بچوں کو مختلف قسم کے معاشرتی اور مالی مسائل کا سامنا تھا۔ بعض طاقتور سرپرست یتیموں کے مال پر قبضہ کر لیتے یا ان کے حقوق کو نظر انداز کر دیتے تھے۔ قرآنِ مجید نے اس ناانصافی کی اصلاح کی اور یتیموں کے مال کو ایک امانت قرار دیتے ہوئے اس میں خیانت سے منع کیا۔ یتیموں کے ساتھ حسنِ سلوک اور ان کے مال و حقوق کی حفاظت اسلامی معاشرتی ذمہ داری کا اہم حصہ بن گئی۔ اس تعلیم سے یہ اصول سامنے آتا ہے کہ معاشرے کی اخلاقی ترقی کا ایک معیار یہ بھی ہے کہ وہ کمزور اور بے سہارا افراد کے ساتھ کس طرح کا برتاؤ کرتا ہے۔

سورۃ النساء میں خواتین کے حقوق کو بھی غیر معمولی اہمیت دی گئی ہے۔ قرآن نے عورت کو معاشی اور قانونی شخصیت کے طور پر تسلیم کیا اور اس کے مالی حقوق کو واضح کیا۔ مہر کو عورت کا حق قرار دیا گیا اور وراثت میں اس کا حصہ مقرر کیا گیا۔ اس کے علاوہ عورت کے مال پر اس کے حق کو تسلیم کیا گیا اور اس کے ساتھ حسنِ معاشرت کی تعلیم دی گئی۔ ان تعلیمات کا بنیادی مقصد عورت کے انسانی وقار اور معاشرتی مقام کا تحفظ ہے۔ قرآن کی تعلیمات سے واضح ہوتا ہے کہ خاندان میں عورت کے حقوق کو نظر انداز کرنا یا اس کے مالی حقوق پر قبضہ کرنا اسلامی اصولوں کے خلاف ہے۔ وراثت کے احکام سورۃ النساء کے اہم ترین موضوعات میں شمار ہوتے ہیں۔ قرآن نے خاندان کے مختلف افراد کے مالی حقوق کو واضح انداز میں بیان کیا۔ والدین، اولاد، شوہر، بیوی اور دیگر مستحق رشتہ داروں کے حصوں سے متعلق احکام نے اس دور کی غیر منصفانہ روایات کی اصلاح کی۔ وراثت کا یہ نظام اس بات کی کوشش کرتا ہے کہ خاندان کے مالی وسائل صرف چند طاقتور افراد کے ہاتھوں میں محدود نہ رہیں بلکہ حق داروں تک پہنچیں۔ اس طرح وراثت کا نظام اسلامی معاشرت میں معاشی انصاف اور خاندانی ذمہ داری کی ایک اہم بنیاد فراہم کرتا ہے۔ سورۃ النساء میں نکاح اور خاندانی نظام کے حوالے سے بھی جامع رہنمائی موجود ہے۔ نکاح کو ایک ذمہ دارانہ تعلق کے طور پر پیش کیا گیا ہے جس میں حقوق اور فرائض دونوں شامل ہیں۔ میاں بیوی کے درمیان باہمی تعلق صرف جذباتی وابستگی نہیں بلکہ اخلاقی، مالی اور معاشرتی ذمہ داریوں پر بھی قائم ہوتا ہے۔ سورت میں خاندان کے اندر پیدا ہونے والے اختلافات کے حل کے لیے اصلاح اور صلح کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی معاشرت میں خاندان کو ایک بنیادی ادارہ سمجھا گیا ہے اور اس کے استحکام کو معاشرتی استحکام کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔

عدل و انصاف سورۃ النساء کا ایک مرکزی موضوع ہے۔ قرآن انسان کو حق اور انصاف کے ساتھ قائم رہنے کی تعلیم دیتا ہے۔ انسان کو یہ ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ انصاف کرتے ہوئے ذاتی مفاد، رشتہ داری یا کسی خاص گروہ سے وابستگی کو حق پر ترجیح نہ دے۔ گواہی اور فیصلہ سازی میں سچائی اور انصاف کو بنیادی معیار قرار دیا گیا ہے۔ اس تعلیم کی اہمیت صرف عدالتوں تک محدود نہیں بلکہ گھر، کاروبار، تعلیم، معاشرت اور اجتماعی نظم سمیت زندگی کے ہر شعبے میں ہے۔ سورۃ النساء میں امانت اور ذمہ داری کا تصور بھی بہت اہم ہے۔ امانت کا مطلب صرف کسی کے مال کی حفاظت نہیں بلکہ ہر ذمہ داری کو صحیح طور پر ادا کرنا بھی ہے۔ منصب، اختیار، علم، دوسروں کے حقوق اور مالی وسائل سب انسان کے لیے ذمہ داری کا تقاضا کرتے ہیں۔ قرآن کی تعلیم یہ ہے کہ امانت اہل لوگوں تک پہنچائی جائے اور لوگوں کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے۔ یہ اصول ایک منصفانہ اور ذمہ دار معاشرے کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ سورت میں مالی معاملات کے حوالے سے بھی اہم تعلیمات موجود ہیں۔ دوسروں کا مال ناجائز طریقے سے کھانے، کمزور افراد کے مال میں خیانت کرنے اور مالی حقوق غصب کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی معاشرت میں معاشی سرگرمیوں کے لیے اخلاقی اصول ضروری ہیں۔ دولت کا حصول اگر دوسروں کے حقوق پامال کر کے کیا جائے تو وہ اسلامی اخلاقی نظام کے مطابق درست نہیں رہتا۔ سورۃ النساء میں اجتماعی نظم اور اطاعت کے اصول بھی بیان کیے گئے ہیں۔ اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کے ساتھ ذمہ دار افراد کی اطاعت اور اختلافات کی صورت میں دینی رہنمائی کی طرف رجوع کی تعلیم ملتی ہے۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسلامی معاشرہ محض افراد کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک منظم اور ذمہ دار اجتماعی نظام بھی ہے۔ اس نظام میں قانون، اخلاق، عدل اور دینی رہنمائی ایک دوسرے سے مربوط ہیں۔ موجودہ دور میں سورۃ النساء کا مطالعہ اس لیے بھی اہم ہے کہ آج کے معاشروں میں خاندانی تنازعات، وراثتی مسائل، معاشی ناانصافی، خواتین کے حقوق، بچوں کے تحفظ اور سماجی ذمہ داری جیسے مسائل موجود ہیں۔ جدید دنیا کے حالات تاریخی طور پر مختلف ہیں،

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

لیکن انسانی عزت، عدل، امانت، خاندان اور کمزور افراد کے حقوق جیسے بنیادی اصول آج بھی اہم ہیں۔ سورۃ النساء ان مسائل کو اسلامی اخلاقی اور معاشرتی اصولوں کی روشنی میں سمجھنے کے لیے ایک اہم بنیاد فراہم کرتی ہے۔

سورۃ النساء بنیادی طور پر مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ مدنی دور مسلمانوں کی اجتماعی تشکیل اور اسلامی معاشرت کی تنظیم کا دور تھا۔ ہجرت کے بعد مسلمانوں کو ایک ایسے معاشرے کی تشکیل کرنا تھی جس میں مختلف قبائل، خاندان اور افراد ایک منظم اجتماعی نظام کے تحت زندگی گزار سکیں۔ اس معاشرتی تبدیلی کے دوران خاندان اور مالی معاملات سے متعلق متعدد نئے مسائل سامنے آئے۔ یتیموں، بیواؤں، مہاجرین، وراثت، نکاح اور خاندانی ذمہ داریوں کے مسائل خاص طور پر اہم تھے۔ جنگی حالات نے بھی معاشرتی مسائل میں اضافہ کیا۔ مختلف معرکوں کے نتیجے میں بعض خاندانوں کے سربراہ شہید ہوئے اور ان کے پیچھے بچے، بیوائیں اور دیگر زیرِ کفالت افراد رہ گئے۔ ایسے حالات میں یتیموں کے حقوق اور وراثت کے اصولوں کی ضرورت مزید نمایاں ہوئی۔ سورۃ النساء نے ایسے افراد کے حقوق کی حفاظت کے لیے واضح رہنمائی فراہم کی۔ قبل از اسلام عرب معاشرے میں بعض ایسے رسم و رواج موجود تھے جن کے نتیجے میں عورتوں اور بچوں کو وراثت سے محروم کیا جاتا تھا۔ قرآن نے ان روایات کی اصلاح کی اور حق داروں کے لیے وراثت کے اصول بیان کیے۔ اسی طرح عورت کے مہر اور مالی حقوق کو بھی واضح کیا گیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سورت کی تعلیمات اس دور کے حقیقی معاشرتی مسائل کی اصلاح سے بھی متعلق تھیں۔

**تحقیقی مقاصد**

1. سورۃ النساء کے تعارف، تاریخی پس منظر، نزولی حالات اور مرکزی موضوعات کا جامع مطالعہ کرنا۔
2. سورۃ النساء میں خواتین، یتیموں، وراثت، نکاح، خاندان، عدل و انصاف اور مالی معاملات سے متعلق بنیادی تعلیمات کا تجزیہ کرنا۔
3. سورۃ النساء کی تعلیمات کی عصرِ حاضر کے معاشرتی، خاندانی اور اخلاقی مسائل کے تناظر میں اہمیت واضح کرنا۔

**تحقیقی سوالات**

1. سورۃ النساء کا تاریخی پس منظر، تعارف اور بنیادی موضوعات کیا ہیں؟
2. سورۃ النساء میں خواتین، یتیموں، وراثت، خاندان اور عدل و انصاف کے بارے میں کون سی بنیادی تعلیمات بیان کی گئی ہیں؟
3. سورۃ النساء کی بنیادی تعلیمات موجودہ معاشرتی اور خاندانی مسائل کے حل میں کس طرح رہنمائی فراہم کر سکتی ہیں؟

**ادبی جائزہ**

سورۃ النساء کے حوالے سے اسلامی علمی لٹریچر نہایت وسیع ہے اور اس میں کلاسیکی تفاسیر، فقہی کتب، جدید تفسیری مطالعات اور معاصر اسلامی فکر شامل ہیں۔ کلاسیکی تفاسیر میں امام طبری، امام ابن کثیر اور امام قرطبی نے سورۃ النساء کی آیات کے مفاہیم، شانِ نزول، لغوی پہلو اور فقہی احکام کی تفصیل بیان کی ہے۔ ان تفاسیر میں خاص طور پر وراثت، نکاح، یتیموں کے حقوق، خواتین کے معاملات اور عدل و انصاف کے احکام پر تفصیلی بحث ملتی ہے۔ کلاسیکی مفسرین نے آیات کی تشریح قرآن کی دوسری آیات، احادیث اور صحابہ و تابعین کے اقوال کی روشنی میں کی۔ اس علمی ذخیرے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ سورۃ النساء کو اسلامی قانون اور معاشرتی اخلاقیات کے ایک اہم ماخذ کے طور پر سمجھا گیا ہے۔ ابن کثیر کی تفسیر میں سورۃ النساء کی آیات کو قرآن و حدیث اور سلف کی روایات کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ اس سے سورت کے خاندانی، معاشرتی اور اخلاقی پہلو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ امام قرطبی نے خصوصاً احکام قرآن کے پہلو سے آیات کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔ ان کی تشریح میں وراثت، نکاح، مالی معاملات اور دیگر قانونی مسائل کو فقہی اصولوں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ امام طبری کی تفسیر میں روایتی اور لسانی توضیحات کے ذریعے آیات کے مفاہیم واضح کیے گئے ہیں۔ ان کلاسیکی مصادر کے مجموعی مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ سورۃ النساء کے احکام ایک منظم معاشرتی اور اخلاقی نظام کا حصہ ہیں۔ جدید تفسیری لٹریچر میں سورۃ النساء کے معاشرتی اور اخلاقی پہلوؤں پر مزید توجہ دی گئی ہے۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی نے تفہیم القرآن میں سورۃ النساء کے مدنی پس منظر اور اسلامی معاشرے کی تشکیل کے ساتھ اس کے احکام کے تعلق کو واضح کیا ہے۔ ان کی تشریح میں سورت کے مختلف احکام کو اس معاشرتی ضرورت کے ساتھ مربوط کیا گیا ہے جس میں مسلمانوں کو ایک منظم معاشرتی نظام تشکیل دینا تھا۔ امین احسن اصلاحی نے تدبرِ قرآن میں سورت کے مضامین کے باہمی ربط، مرکزی موضوعات اور اخلاقی تعلیمات پر توجہ دی ہے۔ جدید تفسیری لٹریچر سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ سورۃ النساء کے احکام کو تاریخی سیاق اور قرآن کے مجموعی اخلاقی پیغام کے ساتھ سمجھنا ضروری ہے۔

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

خواتین کے حقوق کے حوالے سے جدید اسلامی مطالعات میں قرآن کی تعلیمات پر خاص توجہ دی گئی ہے۔ امینہ ودود نے قرآن اور عورت کے تعلق پر بحث کرتے ہوئے قرآن کے متن کو صنفی انصاف اور انسانی وقار کے تناظر میں پڑھنے کی کوشش کی ہے۔ اسی طرح اسما برلاس نے قرآن کی تعبیر میں پدرانہ ثقافتی اثرات اور قرآن کے اخلاقی پیغام کے درمیان فرق پر گفتگو کی ہے۔ ان مطالعات سے یہ بحث سامنے آتی ہے کہ قرآن کی آیات کو تاریخی، لسانی اور اخلاقی سیاق کے ساتھ سمجھنا چاہیے۔ سورۃ النساء کے مطالعے میں یہ نقطۂ نظر خاص طور پر خواتین کے حقوق، خاندان اور معاشرتی ذمہ داریوں کے حوالے سے اہم ہے۔ یتیموں کے حقوق کے حوالے سے اسلامی لٹریچر میں بھی سورۃ النساء کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ قرآن نے یتیموں کے مال کی حفاظت، ان کے حقوق کی ادائیگی اور ان کے ساتھ مناسب برتاؤ پر زور دیا ہے۔ اسلامی اخلاقیات میں یہ تعلیمات سماجی بہبود اور کمزور طبقات کے تحفظ کی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔ موجودہ دور میں بچوں کے حقوق اور سماجی تحفظ کے تصورات بھی اہم ہیں، اس لیے سورۃ النساء کا یتیموں سے متعلق تصور جدید سماجی مباحث میں اخلاقی رہنمائی فراہم کر سکتا ہے۔ وراثت کے موضوع پر اسلامی فقہ میں سورۃ النساء کی آیات کو بنیادی ماخذ حاصل ہے۔ وراثت کے حصوں کے تعین نے خاندانی املاک کی تقسیم کے لیے واضح اصول فراہم کیے۔ کلاسیکی فقہی لٹریچر میں ان احکام کی تفصیلات پر وسیع بحث موجود ہے۔ جدید معاشروں میں وراثتی تنازعات اور خاندانوں کے اندر مالی اختلافات عام مسائل ہیں، اس لیے قرآن کے وراثتی اصولوں کا درست فہم بہت اہم ہے۔ ادبی جائزے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ وراثت کا اسلامی نظام محض مال کی تقسیم نہیں بلکہ حقوق، ذمہ داری اور خاندانی انصاف سے متعلق ایک جامع نظام ہے۔ عدل و انصاف کے حوالے سے سورۃ النساء کی تعلیمات اسلامی اخلاقی فکر کے وسیع تصور سے مربوط ہیں۔ قرآن انسان کو حق کے ساتھ کھڑے ہونے اور انصاف کرنے کی تعلیم دیتا ہے، خواہ یہ انصاف اس کے ذاتی مفاد کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ جدید اسلامی فکر میں قرآن کے تصورِ عدل کو انسانی حقوق، قانون کی بالادستی، حکمرانی اور معاشرتی ذمہ داری سے جوڑا گیا ہے۔ اس اعتبار سے سورۃ النساء ایک ایسے اخلاقی معاشرے کا تصور پیش کرتی ہے جس میں انصاف کسی مخصوص طبقے کے لیے نہیں بلکہ ہر انسان کے لیے بنیادی اصول ہے۔ ادبی جائزے سے یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ سورۃ النساء کے مختلف موضوعات ایک دوسرے سے گہرے طور پر مربوط ہیں۔ خواتین کے حقوق خاندان سے متعلق ہیں، خاندان کا تعلق وراثت سے ہے، وراثت کا تعلق معاشی انصاف سے ہے اور معاشی انصاف کا تعلق عمومی سماجی عدل سے ہے۔ اسی طرح یتیموں کے حقوق بھی معاشرے کی اجتماعی ذمہ داری کا حصہ ہیں۔ اس لیے سورۃ النساء کا جامع مطالعہ اس وقت زیادہ مؤثر ہوتا ہے جب اس کے تمام موضوعات کو ایک مربوط اخلاقی اور معاشرتی نظام کے طور پر دیکھا جائے۔

طریقۂ تحقیق

اس تحقیق میں معیاری وضاحتی اور تجزیاتی طریقۂ تحقیق اختیار کیا گیا ہے۔ تحقیق کا بنیادی ماخذ قرآنِ مجید اور بالخصوص سورۃ النساء ہے، جبکہ ثانوی ماخذ کے طور پر معتبر کلاسیکی اور جدید تفاسیر، اسلامی فقہی کتب اور متعلقہ علمی مطالعات سے استفادہ کیا گیا ہے۔ تحقیق کے دوران سورۃ النساء کے تاریخی پس منظر، مرکزی موضوعات، خواتین کے حقوق، یتیموں کے حقوق، وراثت، نکاح، خاندانی نظام، عدل و انصاف، امانت اور معاشرتی ذمہ داری جیسے موضوعات کا مطالعہ کیا گیا۔ متعلقہ قرآنی آیات اور تفسیری توضیحات کو موضوعاتی بنیادوں پر منظم کیا گیا۔ تحقیق میں تجرباتی یا شماریاتی طریقے کے بجائے متنی، تشریحی اور موضوعاتی تجزیے کو استعمال کیا گیا ہے تاکہ سورۃ النساء کی بنیادی تعلیمات اور ان کی معاشرتی اہمیت کو واضح کیا جا سکے۔

## تحقیقی نقطۂ نظر

اس تحقیق کے لی معیاری تحقیقی طریقۂ کار اختیار کیا گیا ہے۔ یہ نقطۂ نظر مذہبی اور تفسیری موضوعات کے مطالعے کے لیے موزوں ہے کیونکہ اس میں متن کے مفہوم، تاریخی سیاق، اخلاقی پیغام اور معاشرتی اہمیت کا گہرائی سے جائزہ لیا جاتا ہے۔ تحقیق میں سورۃ النساء کی متعلقہ آیات کو بنیادی متن کے طور پر لیا گیا اور ان کی وضاحت کے لیے مختلف تفسیری مصادر کا مطالعہ کیا گیا۔ خواتین کے حقوق، یتیموں کی حفاظت، وراثت، خاندان، عدل، امانت اور اجتماعی ذمہ داری جیسے موضوعات کو الگ الگ شناخت کر کے ان کے باہمی تعلق کا جائزہ لیا گیا۔ اس طریقۂ کار سے سورت کے جامع معاشرتی پیغام کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

## تحقیقی ڈیزائن

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

تحقیق میں استعمال کیا گیا ہے۔ تحقیق کے پہلے مرحلے میں سورۃ النساء کا تعارف اور تاریخی پس منظر بیان کیا گیا۔ دوسرے مرحلے میں سورت کے اہم موضوعات کی درجہ بندی کی گئی۔ تیسرے مرحلے میں ان موضوعات، خصوصاً خواتین کے حقوق، یتیموں کے حقوق، وراثت، خاندان، عدل و انصاف اور مالی ذمہ داریوں کا تجزیہ کیا گیا۔ آخری مرحلے میں ان بنیادی تعلیمات کی موجودہ معاشرتی زندگی میں اہمیت کا جائزہ لیا گیا۔ اس تحقیقی ڈیزائن کے ذریعے سورت کی تعلیمات کو صرف الگ الگ احکام کے طور پر نہیں بلکہ ایک مربوط اسلامی معاشرتی نظام کے طور پر سمجھنے کی کوشش کی گئی۔

### مواد کا تجزیہ

چونکہ یہ تحقیق معیاری نوعیت کی ہے، اس لیے ڈیٹا سے مراد قرآنِ مجید کی متعلقہ آیات، تفسیری مواد اور اسلامی علمی لٹریچر ہے۔ مواد کا تجزیہ موضوعاتی تجزیہ کے ذریعے کیا گیا۔ سب سے پہلے سورۃ النساء کے بنیادی موضوعات کی شناخت کی گئی، پھر انہیں مختلف زمروں میں تقسیم کیا گیا، جن میں تقویٰ، انسانی وحدت، خواتین کے حقوق، یتیموں کی حفاظت، وراثت، نکاح و خاندان، عدل و انصاف، امانت، مالی معاملات اور اجتماعی ذمہ داری شامل ہیں۔ اس کے بعد متعلقہ آیات اور تفسیری تشریحات کا تقابلی مطالعہ کیا گیا۔ تجزیے سے یہ واضح ہوا کہ سورت کے مختلف احکام ایک مشترکہ اخلاقی بنیاد رکھتے ہیں، جس میں اللہ تعالیٰ کی جواب دہی، عدل، انسانی وقار، ذمہ داری اور حقوق کی حفاظت بنیادی عناصر ہیں۔

### تحقیقی نتائج

تحقیق کے نتائج سے معلوم ہوا کہ سورۃ النساء ایک جامع معاشرتی اور اخلاقی سورت ہے جو اسلامی معاشرے کی تشکیل کے لیے بنیادی اصول فراہم کرتی ہے۔ سورت میں فرد کی ذاتی اصلاح کے ساتھ خاندان اور معاشرے کی اجتماعی اصلاح کو بھی اہمیت دی گئی ہے۔ پہلا اہم نتیجہ یہ ہے کہ تقویٰ اور انسانی وحدت سورت کی بنیادی اخلاقی بنیاد ہیں۔ انسان کو اللہ تعالیٰ کی جواب دہی کا احساس دلاتے ہوئے دوسروں کے حقوق ادا کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ دوسرا اہم نتیجہ خواتین کے حقوق سے متعلق ہے۔ سورۃ النساء نے عورت کے مہر، وراثت اور مالی ملکیت جیسے حقوق کو واضح کیا اور اس کے ساتھ حسنِ معاشرت کی تعلیم دی۔ اس سے عورت کی عزت اور مالی تحفظ کی اہمیت سامنے آتی ہے۔ تیسرا اہم نتیجہ یتیموں کے حقوق سے متعلق ہے۔ سورت نے یتیموں کے مال کی حفاظت اور ان کے ساتھ اچھے سلوک پر زور دیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کمزور افراد کا تحفظ اسلامی معاشرتی ذمہ داری کا بنیادی حصہ ہے۔ چوتھا اہم نتیجہ وراثتی انصاف ہے۔ قرآن نے مختلف وارثوں کے حقوق واضح کیے تاکہ خاندانی مال کی تقسیم میں ناانصافی اور طاقت کے غلط استعمال کو روکا جا سکے۔ پانچواں نتیجہ عدل و انصاف کے حوالے سے ہے۔ سورت انسان کو ذاتی مفاد اور رشتہ داری سے بالاتر ہو کر حق قائم کرنے کی تعلیم دیتی ہے۔ یہ اصول ایک منصفانہ معاشرے کے لیے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ چھٹا نتیجہ خاندانی استحکام سے متعلق ہے۔ نکاح، میاں بیوی کے حقوق، مالی ذمہ داریوں اور اختلافات کے حل سے متعلق رہنمائی خاندان کے استحکام میں مدد دیتی ہے۔

ساتواں نتیجہ یہ ہے کہ سورت حقوق اور فرائض میں توازن پیدا کرتی ہے۔ انسان کو صرف اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے والا نہیں بلکہ دوسروں کے حقوق ادا کرنے والا بھی بنایا گیا ہے۔ آٹھواں نتیجہ یہ ہے کہ سورۃ النساء کی تعلیمات عصرِ حاضر میں بھی قابلِ اہمیت ہیں۔ وراثتی تنازعات، خاندانی اختلافات، خواتین کے حقوق، معاشی ناانصافی اور کمزور طبقات کے مسائل آج بھی موجود ہیں، اور سورت کے بنیادی اخلاقی اصول ان مسائل کو سمجھنے میں رہنمائی فراہم کر سکتے ہیں۔

### نتیجہ

سورۃ النساء قرآنِ مجید کی ایک جامع مدنی سورت ہے جو فرد، خاندان اور معاشرے کے لیے اہم اخلاقی، معاشرتی اور قانونی اصول فراہم کرتی ہے۔ اس تحقیق کے مطالعے سے واضح ہوا کہ سورت کا بنیادی مقصد ایک ایسے معاشرے کی تشکیل ہے جہاں انسانی حقوق محفوظ ہوں، کمزور افراد کا استحصال نہ ہو، خاندان مضبوط ہو اور اجتماعی زندگی عدل و انصاف کی بنیاد پر قائم ہو۔ سورت کے تاریخی پس منظر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے متعدد احکام مدینہ منورہ میں تشکیل پانے والے اسلامی معاشرے کی حقیقی ضروریات سے متعلق تھے، جن میں یتیموں کی حفاظت، وراثت، نکاح، خواتین کے حقوق اور اجتماعی نظم شامل تھے۔ قرآن نے ان مسائل کو صرف قانونی احکام کے طور

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

پر بیان نہیں کیا بلکہ انہیں تقویٰ، اخلاق، امانت اور آخرت کی جواب دہی کے ساتھ مربوط کیا۔ تحقیق سے یہ بھی واضح ہوا کہ خواتین کے حقوق، یتیموں کے تحفظ اور وراثتی انصاف کو سورۃ النساء میں خاص اہمیت حاصل ہے۔ عورت کو مہر، وراثت اور مالی ملکیت کے حقوق دینا اور یتیموں کے مال کی حفاظت کا حکم دینا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اسلامی معاشرت میں کمزور افراد کے حقوق بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ اسی طرح وراثت کے واضح اصول خاندان کے افراد کے مالی حقوق کو منظم کرتے ہیں اور مالی تنازعات کو کم کرنے کے لیے ایک منصفانہ نظام فراہم کرتے ہیں۔

عدل و انصاف سورۃ النساء کی سب سے اہم اخلاقی تعلیمات میں سے ایک ہے۔ قرآن انسان کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ وہ ذاتی مفاد، رشتہ داری اور سماجی حیثیت سے بالاتر ہو کر حق اور انصاف قائم کرے۔ اگر یہ اصول فرد، خاندان، اداروں اور اجتماعی نظام میں اپنایا جائے تو معاشرے میں اعتماد اور استحکام پیدا ہو سکتا ہے۔ اسی طرح امانت اور ذمہ داری کا تصور اجتماعی زندگی میں دیانت، شفافیت اور جواب دہی کو فروغ دیتا ہے۔ مجموعی طور پر یہ تحقیق اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ سورۃ النساء ایک ایسے متوازن معاشرے کا تصور پیش کرتی ہے جس میں حقوق اور فرائض ایک دوسرے سے مربوط ہیں۔ عورت، یتیم، بچہ، والدین، رشتہ دار اور معاشرے کے دیگر افراد سب کے حقوق کا خیال رکھنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ عصرِ حاضر میں خاندانی انتشار، وراثتی مسائل، معاشی ناانصافی، خواتین کے حقوق اور کمزور افراد کے تحفظ جیسے مسائل کے تناظر میں سورۃ النساء کی بنیادی تعلیمات اہم اخلاقی رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ تاہم ان تعلیمات کی تشریح اور عملی اطلاق کے لیے قرآنِ مجید کے مجموعی پیغام، سنتِ نبوی ﷺ، معتبر تفاسیر اور اسلامی فقہی اصولوں کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔ اس طرح سورۃ النساء کا جامع مطالعہ اسلامی معاشرتی فکر کو سمجھنے اور ایک عادل، ذمہ دار، بااخلاق اور انسانی وقار کا احترام کرنے والے معاشرے کی تشکیل کے لیے اہم بنیاد فراہم کرتا ہے۔

**حوالہ جات**


القرآن الکریم۔ سورۃ النساء، سورۃ نمبر 4۔

ابن کثیر، اسماعیل بن عمر۔ .(1999) تفسیر القرآن العظیم۔ ریاض: دار طیبہ۔

الطبری، محمد بن جریر۔ .(2001) جامع البیان عن تأویل آی القرآن۔ قاہرہ: دار ہجر۔

القرطبی، محمد بن احمد۔ .(1964) الجامع لأحکام القرآن۔ قاہرہ: دار الکتب المصریہ۔

مودودی، سید ابو الاعلیٰ۔ تفہیم القرآن۔ لاہور: ادارہ ترجمان القرآن۔

اصلاحی، امین احسن۔ تدبرِ قرآن۔ لاہور: فاران فاؤنڈیشن۔

قطب، سید۔ فی ظلال القرآن۔ قاہرہ: دار الشروق۔

*Asad, T. (1986). Medieval heresy: An anthropological view. Social History, 11(3), 345-362..*

*Menaem, A. A., Elgamal, M., Abdel-Aty, A. H., Mahmoud, E. E., Chen, Z., & Hassan, M. A. (2020). A proposed ANN-based acceleration control scheme for soft starting induction motor. IEEE Access, 9, 4253-4265.*

*Alexander, M. P., Nasr, S. H., Kurtin, P. J., Casey, E. T., Herrera Hernandez, L. P., Fidler, M. E., ... & Cornell, L. D. (2015). Renal extramedullary hematopoiesis: interstitial and glomerular pathology. Modern Pathology, 28(12), 1574-1583.*

*Rahman, F. (1980). A survey of modernization of Muslim family law. International Journal of Middle East Studies, 11(4), 451-465.*

*Al-Saeed, A. T., & Issa, S. H. (2006). Frequency of Giardia lamblia among children in Dohuk, northern Iraq. Eastern Mediterranean health journal, 12(5), 555.*

*Islamiyah, A., Mubin, A. F., & Sholeh, Z. M. N. (2024). The concept of qiwāmah in the perspective of feminist activists Amina Wadud and Zainab al-Ghazali. An-Nur International Journal of The Quran & Hadith, 2(1), 1-16.*

*Chesterton, L. S., Barlas, P., Foster, N. E., Baxter, G. D., & Wright, C. C. (2003). Gender differences in pressure pain threshold in healthy humans. Pain, 101(3), 259-266.*

*Yansi, T., & Putra, A. (2026). The Concept of Harmonious Family in the Qur'an: Comparative Study of Interpretation by M. Quraish Shihab and Amina Wadud. Mafatih Journal of Islamic Studies (MJIS), 2(1), 57-65.*

*Kamali, M. H. (2009). Diversity And Pluralism: A Qur'ānic Perspective. IAIS Journal, 1(1), 27-54.*